سوال

مغفرت اور "عفو" یعنی معافی میں فرق

جواب

لحمد للہ.

ں علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے "عفو" یعنی معافی مغفرت سے زیادہ معنی خیز ہے؛ کیونکہ معافی کا معنی مٹانا ہے، جبکہ مغفرت کا معنی پردہ پوشی ہے۔

یسے کہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ا شد

ن "(140)

یہ "(87) میں لکھتے ہیں :

ا شد

بگر اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ : مغفرت، معافی سے زیادہ معنی خیز ہے؛ کیونکہ اس میں پردہ پوشی بھی ہے اور سزا کا خاتمہ بھی اور ثواب کا حصول بھی، جبکہ عفو میں پردہ پوشی اور حصول ثواب شامل نہیں ہوتا۔

یسے کہ ابن جزی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

نا۔

جبکہ مغفرت عدم مواخذہ سمیت پردہ پوشی کو بھی شامل ہے۔

جبکہ رحمت میں ان دونوں کے معنی سمیت اضافی انعام واکرام بھی شامل ہوتا ہے۔" ختم شد

"التسہیل" (143/1)

یر (124/7) میں لکھتے ہیں :

ا شد

امہ کفوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہے۔

جبکہ عفو کا لفظ مذمت اور ملامت کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے، تاہم اس میں ثواب کا حصول شامل نہیں ہوتا۔" ختم شد

"الکلیات" (ص666)

ن "(414-413) میں کہتے ہیں :

"عفو اور غفران کے درمیان فرق یہ ہے کہ : لفظ غفران سزا کے خاتمے کا تقاضا کرتا ہے، اور سزا کا خاتمہ ثواب کے وجوبی حصول کو کہتے ہیں، اس لیے غفران کا حقدار ایسا مومن ہی ہوتا ہے جو ثواب کا مستحق بھی ہو، اسی لیے صرف اللہ تعالی کے بارے میں استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ عربی زبان میں کہا جا۔

ں : { عفا زيدٌ عن عمرو } لیکن جب معافی مل جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ثواب بھی ملے گا۔

معانی چونکہ قریب قریب ہیں، اور ایک دوسرے میں تداخل بھی پایا جاتا ہے، نیز انہیں اللہ تعالی کی صفات میں ملتے جلتے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے تو عربی زبان میں یہ لفظ کہہ سکتے ہیں : "عفا اللہ عنہ و غفر لہ" یہ دونوں الفاظ ایک ہی مفہوم میں بول دیئے جاتے ہیں۔ تو جب کہا : "عفا عنہ" تو اس کا مطلب یہ

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہو۔

چنانچہ عفو میں صرف عدم مواخذہ ہے، جبکہ مغفرت اللہ تعالی کی طرف سے احسان، فضل اور سخاوت کا مظہر ہے۔" ختم شد

"مجموع الفتاوی" (140/14)

مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوا کہ راجح موقف کے مطابق مغفرت میں عفو سے زیادہ معنی خیزی ہے؛ کیونکہ مغفرت میں حق سے زیادہ ملتا ہے۔

سنا کہ مغفرت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی گناہ پر پردہ ڈال دیتا ہے لیکن وہ اعمال نامے میں باقی رہتا ہے، نیز عفو کا مطلب اعمال ناموں میں سے بھی گناہوں کو مٹا دینے کا مفہوم پایا جاتا ہے، اس موقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

واللہ اعلم